اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

نمبر ۲ — مطبوعہ ۹۔ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ

ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی عـہ ۲ر

"ایک شخص کے نام، کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

قرآن اِس واقعہ عظیم کی نسبت یہودیوں کو اِس قول کا قایل بتلاتا ہی۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہی وقولہم انا قتلنا المسیح ابن مریم رسول اللّٰہ یعنی "انکا قول ہی کہ ہمنے قتل کیا مسیح ابن مریم رسول خدا کو" پس یہہ محض خلاف بیان ہی کیونکہ مخالف یہودیوں نے اُسکو ہرگز نہیں کہا کہ وہ جسکو ہم نے مصلوب کیا مسیح ابن مریم رسول خدا تھا بلکہ وے تو اُسکی مسیحائی کے آخر فیصلہ تک منکر رہے اور جب رومی حاکم پلاطوس نے کہا کہ "تم اِس شخص پر کیا نالش کرتے ہو؟" انہوں نے جواب دیا کہ "اگر یہہ بدکار نہوتا تو ہم تیرے حوالے نہ کرتے"۔ اور جب اُس نے اُنکی مرضی کے مطابق اُسپر قتل یعنی مصلوبیت کا فتوےٰ دیا اور یہہ کتابہ لکھکر صلیب پر لگایا "یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ" یعنی مسیح تو سردار کاہنوں اور یہودیوں نے اُسکو پڑھکر کہا کہ "یہودیوں کا بادشاہ مت لکھ بلکہ یہہ کہ اُسنے کہا کہ میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں"۔ پھر جب وہ دفن کر دیا گیا تو دوسرے روز سردار کاہنوں اور فریسیوں نے پلاطوس کے پاس جمع ہوکے کہا "اے خداوند ہمیں یاد ہی کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تھا کہ میں تین دن کے بعد جی اُٹھوں گا"۔ پس یے دو نام بدکار اور دغاباز اُسکو دئے اور کبھی نہیں کہا کہ وہ مسیح تھا۔ اِن باتوں سے مُصنّفِ قرآن کی خلاف بیانی کیسی صاف ظاہر ہی۔ منکر یہودی تو آجتک اُس مصلوب کو وہی نام دیتے ہیں اور اُنکو بخوبی علم اور کامل یقین تھا اور ہی کہ وہ وہی شخص تھا جسنے اپنی مسیحائی کے دعوے پر صلیب پائی نہ کہ ہم شبہ میں پڑ گئے۔ یہہ شبہ تو عرب کے مدعی الہام (مگر مبتلائے اوہام) کو بہ تقلید خیالات وہمیہ اُن بدعتی فلاسفران یونانی و نستوریقی وغیرہ کے واقع ہوا جنکی تردید ابتدائے تاریخ مصلوبیت سے مسیح کے رسول اور بعد اُن کے اجماعِ اُمّتِ مسیحی چھہ سو برس تک جبکہ یہہ شبہ محمدی جبرئل نے جو بصورت وحیہ کلبی وحی لاتا تھا آنحضرت کے دل میں ڈالا کرتے رہے اور برابر آجتک الہامی علمی و تواریخی دلایل سے کرتے ہیں اور کرتے رہینگے جبتک کہ وہ آسمان سے پھر نزول فرماوے اور تب وے (یہودی) بھی اُسپر جسے "اُنہوں نے چھیدا ہی" نظر کرینگے اور وے بھی جو شبہ لہم کے دام مغالطہ میں پھنسے ہوئے ہیں دُنیا کی ساری قوموں کے ساتھ "چھاتی پیٹینگے اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھینگے"۔ بقول ہمارے فاضل ڈاکٹر مولوی عماد الدین صاحب لاہز کے محمد صاحب کے دین کے بطلان کی سب سے بڑی دلیل یہہ ہی کہ وہ مسیح کی مصلوبیت کے منکر ہیں اور اُنہیں صلیب کی حکمتوں اور اُسکی برکات کے دریافت کی طاقت نہ تھی۔ وہ نجات کو اعمال پر منحصر کرتے ہیں جسکا مآل یہہ ہی کہ نجات ناممکن ہی۔ ہر فرد بشر کی کیونکہ کل بنی آدم کے اعمال نکمے ہیں۔ محمد صاحب خدا کی بخشش کی قدر نہیں جانتے اور اپنے اعمال سے وہ آسائش جو خدا نکو حاصل ہی خریدنا چاہتے ہیں! +

ہمنے اپنے گذشتہ پرچہ میں بصیغہ منقولات لکھا تھا کہ محمد کریم اللہ صاحب مہتمم و مالک اخبار مہر نیم روز بجنور نے قرآن کی نئی ترتیب پر جسکو اُنہوں نے رسالہ حسن میں مفتی برنیع الدین کے ارادہ ترتیب قرآن پڑھکر اپنی حیرانی و تشویش کو ظاہر

کیا ہو اور فرمایا کہ اُس مضمون میں حضرت عثمان جامع القرآن پر یہہ افترا کیا ہو کہ بوقت اجتماع قرآن اُنہوں نے پورا قرآن جمع نہیں کیا بلکہ بعض آیتیں چھوڑ دی گئیں اور موجودہ قرآن پورے قرآن کا انتخاب ہو اور بہت سی آیتیں جنکی ضرورت نہ سمجھی اُنکو اُنہوں نے حذف کر دیا۔ پھر محمد کریم اللہ صاحب خائف ہیں کہ اس ایجاد سے مسلمانوں کی پارٹی میں کسقدر انقلاب عظیم پیدا ہوگا اور دین متین کی تمیہ کو کہانتک صدمہ پہنچیگا اور فرماتے ہیں کہ یہہ کام جدید جامع القرآن یا یوں کہئے مفرق القرآن کا جعلو القرآن عضین (یعنی کر دیا قرآن کو بوٹیاں) کے مصداق ہوگا جو انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے خلاف کیا جاتا ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ منشی ربیع الدین ہی خلیفہ عثمان پر اس افترا کے اکیلے موجد نہیں ہیں بلکہ یہہ امر وقت اجتماع قرآن ہی سے سبھوں پر ظاہر ہو کہ خلیفہ موصوف نے واقعی ایسی خیانت اور ناجایز تصرف قرآن میں کیا ہو اور شیعہ لوگ موجودہ قرآن کو قرینہ عثمانی اور اُسمیں سے اکثر آیات اور نامون وغیرہ کے حذف کر دینے کے قایل ہیں چنانچہ سورہ مایدہ میں ایک آیت جو موجود قرآن میں یوں لکھی ہوئی ہو یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ شیعہ کہتے ہیں کہ یہہ آیت اُس وقت نازل ہوئی تھی جب آنحضرت نے علی ابن ابیطالب کو خم غدیر میں خلیفہ بلافصل اپنا مقرر کیا اور کجاؤں کا ممبر بناکر خطبہ پڑھا اور لوگوں کو بیعت علی کا حکم دیا اور یہہ آیت دراصل یوں نازل ہوئی تھی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنی اے رسول پہنچا دے (اُمت کو) جو کچھ اترا تیری طرف تیرے رب سے کہ علی آقا ہو مومنوں کا اور اگر تو نے یہہ نہ کیا پس تو اپنی رسالت کو نہیں پہنچا مگر پیچھے خلیفہ عثمان نے بوجہ عداوت علی کا نام بوقت اجتماع قرآن اس آیت میں سے نکال ڈالا مگر ابن مسعود کے قرآن میں ابتک یہہ آیت اسیطرح موجود ہو اور قرینہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہو کہ الفاظ من ربک اور ان لم تفعل کے درمیان سے کچھ نکالا گیا ہو۔ پس فکرمند صاحب کو حیران و پریشان نہیں بلکہ خوش ہونا چاہئے کہ شاید اس نئی ترتیب سے ہم مُردہ اسلام میں چند روز کے لئے کچھ اور جان پڑ جائے اور اہل اسلام کو اور کچھ نیا ذخیرہ نکات کا ہم پہنچ جائے تو کیا قباحت ہو +

پل تواریخ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ا جلد ۱۸)

ہزاروں آدمی یورپ سے نکلنے کے پیشتر اور ہزاروں سمندر میں ہلاک ہوگئے اور ہزاروں ایشیا میں پہنچکر مر گئے تاہم اُنہوں نے یروسلم کو فتح کر کے اُسپر اپنا قبضہ کر لیا۔ ان غزوات میں سینٹ برنرڈ سب سے زیادہ سرگرم تھا یے لوگ یقینی اعتقاد رکھتے تھے کہ یسوع مسیح پالسٹین میں رہتا تھا۔ وہاں اُسنے تعلیم دی اور معجزے دکھلائے مصلوب ہوا اور تیسرے دن جی اُٹھا ورنہ وے اپنا خون ہرگز نہ بہاتے اور ان غزوات میں اپنی دولت کثیر مطلق صرف نہ کرتے۔ ہم اونیسویں صدی کے لوگوں کو جو اہل علم اور تجارت پیشہ و مہذب ہیں مناسب نہیں کہ بارہویں صدی کے وحشیوں (لیکن ازحد سرگرم) کی سرگرمی میں شریک ہوں۔ وے اسوقت خواب جہل سے بیدار ہوتے جاتے تھے اور شاید اُنہوں نے یہہ خیال کیا کہ واجب نہیں کہ ہم ان بیدین کتوں سرا سین لوگوں کو اُس مقدس زمین پر جہاں ہمارے مبارک نجات دہندہ نے قدم رکھے جہاں اُسنے تعلیم دی اور معجزات دکھائے۔ جہاں وہ صلیب دیا گیا اور مُردوں میں سے جی اُٹھا قابض رہنے دیں۔ ہم مسیحیوں کا حق ہو کہ اُسپر قابض ہیں اور ہم ہی اُسپر قبضہ کرینگے۔ پوپ اربان نے نعرہ مارا کہ "خدا اس بات کو چاہتا ہو" سینٹ برنرڈ نے کہا کہ "یہہ درست نیک اور پاک بات ہو"۔ سینٹ برنرڈ کا قول گویا ایک وحیانہ تائید پوپ کی بات کے لئے تھا۔ پس گروہ پر گروہ زمین مقدس کو مفتوح کرنیکے لئے روانہ ہوئے۔ ایک صورت سے یہہ کام فائدہ بخش بھی ہوا کہ اُس بڑی فوج کا یورپ اور ایشیا و افریکہ کی قوموں میں قوت کے ساتھ سفر کرنا یورپ کی آئندہ تہذیب کی مضبوط بنیاد پڑنے کا باعث ہوا۔ کوئی تیز طبع برادر اس سے یہہ نتیجہ نکالے اور غرا کے لئے لوگوں کو اشتعالک دے کہ وہ غازیان حق بجانب تھے پس ہم سب متفق ہو کر ملکہ معظمہ کو عرضی دیں کہ وہ فوراً ایک جرار فوج یروسلم کو ترک لوگوں سے چھین لینے کو روانہ کریں۔ تو ہم سب پکار اُٹھینگے کہ یہہ ایک واہیات بات ہو۔ کیونکہ جبتک ترک یروسلم پر قابض رہے ہمیں ضرر رساں نہیں ہوتے یروسلم کو اُنکے قبضہ میں رہنے دو کیونکہ کریمین اور ابسینیا کی لڑائیوں کے صرف کثیر جان و مال کے بعد ہم کو زیادہ نادانی کا کام کرنا لازم نہیں ہو +

مُراسلات

سنہ ۱۸۹۰ء کا خیر مقدم

ناظرین نور افشاں کو نیا سال مبارک ہو۔ خدا پاک کا شکر ہو کہ اب نور افشاں کی عمر ۱۷ سال کی پوری ہوگئی ہو۔ اور اب اس نے ۱۸ ویں سال میں قدم رکھا ہو۔ جناب پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی نے بڑی محنت اور کوشش سے یہہ اخبار جاری کیا تھا اور جسوقت سے یہہ جاری ہوا ہو اُسوقت سے نہایت عمدہ طور سے دینی خدمت برابر بجا لارہا ہو۔ اور اپنے مخالفوں کا مُنہہ بخوبی بند کرتا رہا ہو اور خداوند کی انجیل کی خوشخبری دینے میں اپنا فرض اچھی طرح پر پورا کرتا رہا ہو۔ اور اپنے ناظرین اور مشتریان کی قدردانی کے باعث روز بروز ترقی کرتا چلا جاتا ہو۔ اور اپنی بے رو رعایت اور بے تعصبانہ تحریر کے باعث یہہ پرچہ ہر دل عزیز بنتا جاتا ہو۔ صرف یہہ ہی ایک اخبار ورنیکولر اس ملک میں

مسیحی دین کی بشارت دینے اور صدہا ہزارہا معترضوں کے اعتراضوں کے جواب دینیکے لئے ہی۔ اور جہانتک ہوسکتا ہی تمام مخالف مضامین کی جو دین عیسوی کے برخلاف اُردو اور انگریزی اخبارات میں شایع ہوتے رہتے ہیں تردید کرتا ہی۔ اسلئے ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اُسنے ابتک اسکو قایم رکھا۔ اور اُمید ہی کہ آیندہ کو بھی اُسکے فضل سے اسکے وسیلے سے اُسکا کام ہوتا رہیگا۔ شکر کی بات ہی کہ بعض لایق نامہ نگار صاحبان کی توجہ دلی عقیدت اور شوق کے ساتھ مبذول رہتی ہی اور اب اس ۱۸۹۰ء کے لئے بھی اُمید ہی کہ لایق و فایق مسیحی اپنے خداوند کے جلال کے واسطے نور افشاں کی ترقی کے لئے اپنے تن من اور دھن سے کوشش کرینگے +

۱۸۸۹ء اور نور افشاں

۱۸۸۹ء بھی ختم ہوگیا نور افشاں نے اپنی دینی خدمت کا فرض اچھی طرح پورا کیا۔ عمدہ نصایح اور ہدایات سال بھر سُناتا رہا۔ سوتوں کو بیدار کرتا اور کم ہمتوں کو ہمت دلاتا اور اُنکو جو ناحق پر تھے راہ حق جتاتا رہا۔ گالیاں بھی کھائیں بُرا بھلا بہت کچھ سُنا مگر اس نے اپنی راست روی نہ چھوڑی۔ مخالفوں نے سختی کی لیکن یہہ نرمی سے اُن پر غالب آیا۔ اور مردانہ سپاہی کیطرح جھوٹے مذہبوں اور تاریک مسلوں سے اپنے روحانی ہتھیاروں کے ساتھ بخوبی دلیری کے ساتھ لڑائی لڑا مخالفوں نے بڑا زور لگایا لیکن اسنے اپنا دمدمہ نہ چھوڑا بلکہ اپنے مورچے پر قایم رہا اور ہر غالب پر غالب آیا کیونکہ "رب الافواج" اسکے ساتھ تھا۔ وقتاً فوقتاً محمدیوں ہندوں اور آریوں سے اُسکی چھیڑ چھاڑ رہی۔ اور مسیحی صداقتیں ناظرین کے روبرو پیش ہوتی رہیں۔ کئی آریا اخباروں نے اسکی مخالفت میں بڑی سرگرمی اور گرمجوشی دکھلائی حتیٰ کہ سختی اور درشت کلامی سے پیش آئے مگر اسنے بڑی سنجیدگی و متانت اور شایستگی سے اُنکو جواب دئے اور راستی اور سچائی سے نجات دہندہ کی بشارت دی +

اس گذشتہ سنہ کے واقعات متعلق نور افشاں رنج و مسرت سے خالی نہیں۔ اُنکے مختصر بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگا +

(۱) ماہ مارچ میں جناب پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر اخبار ہذا بسبب تعلیم فرزندان خود ملک امریکہ کو تشریف لے گئے۔ اُنکی علیحدگی نور افشاں کے لئے کچھ کم صدمہ نہ تھی۔ اُنکے تشریف لیجانیکے بعد جناب پادری ڈبلیو کالڈرووڈ صاحب تشریف لائے اور چند روز کام کرنیکے بعد بوجہ علالت طبع کو منصوری پر تشریف لے گئے اور اُسی مہینے میں وہیں اُنکا انتقال ہوگیا۔ اُسکے بعد جناب پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب اس اخبار کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے جو ابتک اسکام کو بڑی عمدگی سے انجام دیتے ہیں +

(۲) پھر ۲۰ ماہ مئی کو منشی رحمت مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار ہذا مستعفی ہوکر چلے گئے۔ منشی رحمت مسیح صاحب کے تشریف لیجانیکے بعد کسی منشی کے سردست نہ ملنے کے سبب سے کمترین کو عرصہ ۴ ماہ سے زیادہ تک اسکام کو کرنا پڑا اسکے بعد منشی کیدار ناتھ صاحب نے جو مدرسہ علم الٰہی سہارنپور کے طالب علم تھے اپنے ایام رخصت میں قریب دو ماہ کام کیا +

(۳) بڑی خوشی کی بات ہی کہ آخر کار ماہ اکتوبر میں جناب حسن علی سفیر صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے جو آپ چونکہ ایک تجربہ کار اور لایق شخص ہیں بڑی خوش اسلوبی اور لیاقت کے ساتھ اس کام کو رونق دے رہے ہیں +

(۴) اول یہہ اخبار صرف ۸ صفحے کا تھا اور اسلئے عمدہ مضامین کی (جو اکثر طول طویل ہوا کرتے ہیں) اسمیں درج کرنیکی گنجایش نہیں ہوتی تھی اور اگر درج بھی ہوتے تھے تو دیر تک باقی آیندہ کا جھگڑا لگا رہتا تھا جس سے مضمون کا لُطف جاتا رہتا تھا۔ اور اگرچہ دیر تک کوشش بھی کی جا چکی تھی کہ یہہ اخبار کچھ بڑھایا جاوے مگر ناکامیابی رہی تھی پر سفیر صاحب کے تشریف لاتے ہی سپرنٹنڈنٹ مشن پریس اور ایڈیٹر صاحب نے اسکو دفعتاً ڈیوڑھا کر دیا اور اب اسکی ضخامت ۱۲ صفحے کی ہوگئی۔ اور اسلئے اب عمدہ مضامین کے لئے اچھی گنجایش نکل آئی ہی۔ سفیر صاحب نے اخبار کی صورت بھی کسیقدر بدل ڈالی ہی اور چونکہ انگریزی خوان بھی ہیں عمدہ کتابوں اور اخبارات کا ترجمہ کرکے اخبار میں شایع کرتے ہیں۔ اُمید ہی کہ آیندہ کو ہر صورت سے اخبار کو رونق ہوگی +

(۵) منشی رحمت مسیح صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار ہذا کی محنت اور کوشش سے ایک ضمیمہ مبشر انجیل نامی ماہواری رسالہ جاری ہوا جو ناظرین نور افشاں کو مُفت دیا جاتا ہی۔ یہہ رسالہ خداوند مسیح کی بشارت کا عمدہ مُبشر ہی اور اُمید ہی کہ منشی صاحب کی محنتیں اور کوششیں رایگاں نہ جاوینگی اور یہہ رسالہ ہمیشہ تک جاری رہیگا +

۱۸۸۹ء کے مختصر واقعات

۱۸۸۹ء میں جو واقعات اور پولیٹیکل معاملات گذرے ہیں وہ بھی رنج و مسرت سے خالی نہیں۔ اگرچہ وقتاً فوقتاً انکا ذکر نور افشاں میں ہوچکا ہی مگر اب مجمل طور پر انہیں سے مشہور واقعات کا بیان کرنا خالی از فایدہ نہ ہوگا +

یہہ سال تو گذر گیا مگر یاد رکھو کہ یہہ کوئی خوشی کی بات نہیں بلکہ نہایت غور و فکر کی بات ہی کہ یہہ سال تو ہمکو ہماری موت کے اور ابدیت میں داخل ہونیکے نزدیک کر گیا۔ ہمارے بہت سے پیارے رشتہ داروں لواحقوں اور دوستوں کو ہم سے جدا کر گیا۔ سیکڑوں کو یتیم۔ ہزاروں کو بیوہ اور بے اولاد کر گیا۔ اسنے جوانوں بوڑھوں اور بچوں کی صدہا لاشیں ہمکو دکھلائیں اور اس زندگی کے فانی اور اُس کے بے ثبات ہونیکی بخوبی دلیل دی۔ تو اے ناظرین یہہ سال تو جسطرح گذرا سو گذرا اب لوٹ کے نہیں آئیگا پر اس موجودہ دم میں ہمیشہ کی زندگی کی تلاش کرو جو خداوند مسیح کے ذریعہ گنہگار کو ملتی ہی۔ صرف خداوند مسیح پر ایمان لاکر اپنی بیش قیمت روح کو گناہ اور ہلاکت سے بچاؤ +

(۱) عیسائیوں اور مسلمانوں کا تنازعہ۔ مسلمانوں کو عیسائیوں کے ساتھ جو عناد قلبی ہی کبھی کبھی ظاہر ہوہی جاتا ہی چنانچہ سال گذشتہ میں افریقہ کے صوبہ فرالنڈز کے نئے

بادشاہ نے طاقت حاصل کرتے ہی فوراً بڑے بڑے عہدے عیسائیوں کو دے دیئے۔مگر عربوں نے اُنکے تقرر پر مزاحمت کی اور اُنکو قتل کر دیا۔بعد ازاں انگریزی اور فرانسیسی جنگی کشتیوں پر حملہ کرکے اُنکو جلا دیا۔اور بہت سے نئے عیسائیوں کو جان سے مار ڈالا۔کریٹ میں بھی مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتھ کچھ کمی نہیں کی۔بیچاروں کا ایک گانؤ جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا۔کیوں نہ ہو۔تعلیم کی تاثیر تو ضرور ہوگی۔کاش کہ تمام لوگ صلح بخشنے والی انجیل کو قبول کریں۔اور امن و آمان سے اِس دُنیا میں زندگی بسر کرکے آخر کو ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔

(۲) قومی جھگڑے اور فساد۔عرصہ تین سال سے کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ فساد اور جھگڑا ہو ہی جاتا ہے۔چنانچہ یہہ سال بھی اُس سے خالی نہ گیا۔کئی جگہہ میں بڑے فساد برپا ہوئے قربانی عید و عشرہ محرم پر بھاگلپور۔رہتک اور کلانور میں فساد ہوا۔مدراس میں بھی ہندوؤں اور مسلمانوں میں بڑا فساد برپا ہوا اور بھی کئی ایک مقامات میں فساد ہوا۔معلوم نہیں کہ اب ہر سال کیوں ایسے فساد ہو جاتے ہیں۔اگر ایسا ہی رہا تو ضرور ایک دن اِسکا نتیجہ خوفناک ہوگا۔

(۳) کانگرس۔کوئی اخبار اینگلو ورنیکیولر یا ورنیکیولر ایسا نہیں کہ جسمیں کم و بیش کانگرس کا کچھ ذکر نہ ہو۔تمام سال کانگرس کا جھگڑا لگا ہی رہا لیکن اتنا شکر ہے کہ وہ تیزی اور سرگرمی نہیں جیسی کہ اوّل ہی اوّل ظاہر ہوئی تھی بلکہ اکثر لوگ رفتہ رفتہ ڈھیلے ہوتے جاتے ہیں اور اُنکے خیالات اُسکی نسبت بدلتے جاتے ہیں۔ایسا کہ بانی مبانی کانگرس بھی کسیقدر بے دل ہوئے جاتے ہیں۔کیوں نہ ہو۔ایسا تو ہونا ہی تھا۔ہر ایک کام کا ایک وقت ہے۔اور بے وقت کوئی کام ٹھیک نہیں ہوتا بلکہ بگڑ جاتا ہے۔کاش کہ کانگرس والے اب بھی اپنے خیالات خام سے دست بردار ہوں۔

(۴) قحط سالی۔کئی جگہہ میں قحط سے ہزارہا بندگان خدا تباہ ہو گئے مثلاً گنجام چین اور آئرلینڈ کئی جگہہ ریلیف فنڈ کیواسطے کوششیں کی گئیں اور آفت زدگان کی مدد ہوئی۔

(۵) مہاراجہ دلیپ سنگھ اور کوہ نور ہیرا۔اس مُصیبت زدہ شہزادہ نے جبکہ اُسکی اور تمام کوششیں نکمی اور یکے بعد دیگرے ناکامیاب ہوتی رہیں آخرکار کوہ نور کا دعویٰ کیا لیکن افسوس کہ اس میں بھی ناکامیاب رہا۔جیسا کہ اس شاہزادہ کو انقلاب زمانہ یا یوں کہو کہ اُسکی شامت اعمال نے گھیرا ہے شاید ہی کوئی ایسی مُصیبتوں میں پڑا ہوگا۔لیکن سب کوئی جانتے ہیں کہ یہہ سب مُصیبتیں اُسکی اپنی ہی کردنیوں سے اُسپر پڑیں۔دیکھو تو انگلستان میں آرام کی روٹی کھاتے کھاتے ہندوستان کی بادشاہت کی سوجھی اُسی خیال اور وہم نے اُسکو اس نوبت تک پہنچایا کہ نہ ادھر کے رہے اور نہ اُدھر کے رہے۔ہندوستان کی حکومت تو کہاں نصیب ہونی تھی انگلستان کی آرام کی پنشن سے بھی محروم ہوئے۔

(۶) امریکہ کا حادثہ عظیم۔پٹس برگ کے قریب جانس ٹون میں کثرت بارش سے ایک بڑا تالاب پھٹ گیا جسکے سبب سے پانچ ہزار گھر بہہ گئے اور آٹھ دس ہزار آدمی غرقاب ہو گئے۔اور نقصان کا اندازہ ڈھائی کروڑ ڈالر کے قریب ہوا۔

(۷) ریاست کشمیر۔یہہ ایک بڑی ریاست تھی جسکا مہاراجہ بڑی شان شوکت سے راج کرتا تھا۔جب وہ انتقال کر گیا تو مُلک بڑے بیٹے نے سنبھالا لیکن اُسکے عہد میں ریاست میں بڑی بد انتظامی پھیلی اسپر برٹش گورنمنٹ نے مہاراجہ کو اختیاراتِ ریاست سے چندے علیحدہ کر دیا۔اور کونسل مقرر ہوئی اور اب رعیت کو آرام ہے۔مہاراجہ نے راج کے لئے بہت زور مارا لیکن کچھ بن نہ پڑا۔

(۸) ریاست پٹیالہ۔مہاراجہ پٹیالہ جنکے نابالغ ہونیکے سبب سے سلطنت کا انتظام کونسل کے سپرد تھا بالغ اور انتظام ریاست کے لائق سمجھے گئے اور اُنکو ریاست کے کل اختیارات عنایت ہوئے۔

(۹) ڈاکو تانتیا بھیل۔یہہ ایک بڑا ظالم مردم آزار تھا صدہا خون اُسنے کئے تھے۔اور مُلک میں تھلکا ڈال رکھا تھا آخرکار پکڑا گیا۔اور بعد تحقیقات ۴ دسمبر کو پھانسی دیا گیا۔ کاٹھیاوار میں بھی ڈاکوؤں کی ایک جماعت پکڑی گئی۔

(۱۰) آتش زدگی۔اِس گذشتہ سال میں اِس آفت ناگہانی سے ہزارہا خلق خدا برباد ہوگئی اور کروڑہا روپیوں کا نقصان ہوا۔اکثر جگہوں میں بڑی خوفناک آتش زدگی وقوع میں آئی۔چنانچہ چند ایک جگہہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔پیکن دارالخلافت چین میں محل شاہی اور بہت سے مکانات اور کارخانے جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔امریکہ میں نہایت سخت آتش زدگی سے ۴ کروڑ کا نقصان ہوا۔ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرا کے بازار کو آگ لگی اور بیشمار نقصان ہوا۔جاپان میں دس ہزار آدمی اس سے ویران ہوئے۔گلاسگو کے کارخانہ قالین میں آگ لگ گئی ایک سو چالیس عورتیں جو وہاں کام کرتی تھیں جل گئیں اور ساٹھ عورتیں دبکر مر گئیں۔پنجاب کے کئی شہروں میں بھی آگ لگی اور بڑا نقصان ہوا۔

(۱۱) ہز رائل ہائینس پرنس البرٹ وکٹر اس سال کے آخر میں ہندوستان کی سیر کیواسطے تشریف لائے ہیں اور اُنکی تشریف آوری پر خوشی سے جگہہ بہ جگہہ جلسے ہو رہے ہیں۔

اے ناظرین کمترین نے یہہ چند مشہور واقعات اِس دنیائے ناپائیدار کے جو سال گذشتہ میں واقع ہو چکے ہیں بیان کئے ہیں یہہ سب واقعات جو وقت بوقت وقوع میں آئے نورافشاں میں درج ہوئے لیکن اِن واقعات کے سوا اِس اخبار میں اور بہت مضامین دینی شائع ہو چکے ہیں جو اِن واقعات سے بڑھکر یاد کرنے اور سوچنے کے لائق ہیں۔اُنکے اِس اخبار میں درج کرنیکا خاص مقصد یہہ تھا کہ ناظرین نورافشاں خصوصاً وہ جو نور حقیقی سے روشن نہیں ہوئے اور جنھوں نے آفتاب صداقت سے روشنی نہیں پائی اِس تاریک دُنیا کی تاریکی میں مبتلا ہیں نور ہدایت پاویں۔اب ایک سال تو ختم ہو گیا اور دوسرا سال بھی شروع ہو گیا ہے۔اے ناظرین کیا آپ صاحبان کے دلوں پر نورافشاں کے مضامین کی کچھ تاثیر نہیں ہوئی۔کیا آپنے اِس سے کچھ ہدایت نہیں پائی۔کیا اُن صداقتیں جو ہفتہ وار آپ لوگوں کے روبرو پیش کی گئیں آپ

لوگوں کو نہیں بھاتیں۔ یہہ صرف توجہ کی کمی ہو لاپروائی اور غنودگی ہو۔ ورنہ کیا معنی کہ سچائی سچ کے متلاشی کو قایل نہ کرے۔ پیارے ناظرین کبتک یہہ حالت رہیگی۔ وقت تو گذرتا جاتا ہو۔ زندگی ناپایدار ہو۔ موت سر پر جھوم رہی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک آجاوے اور یہہ اُمید معافی اور نجات کی باتیں جو اب سُنتے اور پڑھتے ہو پھر کبھی پڑھ سُن نہ سکو اور توبہ کے مکان سے کاٹے جاؤ اور خداوند کی عدالت گاہ میں آنکھیں کُھلیں اور تب پچھتاؤ۔ پیارو نجات تو تیار ہو۔ خداوند بُلاتا ہو۔ کیوں دیری کرتے ہو "آج نجات کا دن ہو آج قبولیت کا وقت ہو"۔ اگر اس موقعہ کو ہاتھ سے دے بیٹھوگے تو یقین جانو کوئی راہ خدا کے قہر و غضب سے بچنے کی نہ پاؤگے "درختوں کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہو۔ پس ہر ایک درخت جو اچھا پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہو"۔ بہت سے اس جہان سے کاٹے گئے شاید خدا نے ای ناظرین آپ کو اس لئے یہہ نیا سال دکھلایا ہو۔ شفیع الانام نے فرمایا ہو کہ اس سال اور اسے رہنے دے تاکہ اسکے گرد (تھالا) کھودوں اور کھاد ڈالوں شاید کہ پھل لاوے نہیں تو بعد اسکے کاٹ ڈالیو۔ لوقا ۱۳-۸ و ۹۔ لیکن اگر گذشتہ سال کی طرح یہہ سال بھی غفلت میں کھوؤگے تو خدا کا فضل عبث نہیں پاؤگے۔ خداوند کریم اپنا فضل آپ لوگوں کو بخشے کہ اُسکی پاک روح آپ لوگوں کے دلوں کو منور کرے اور آپ اُسکی راہ نجات کو جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانا ہی قبول کرو اور اُسکے وسیلے اپنے گناہوں کی معافی اور نجات حاصل کرو ✦

راقم (پادری) جیمل سنگھ از لودیانہ

بائبل کا الہامی ہونا

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ا جلد ۱۸)

یانّاس اور یمبریاس نے موسیٰ کا مقابلہ کیا اور کہتے ہیں کہ دریائے قلزم میں ڈوب کر مرگئے تھے (ترج - واتن)۔ ابرام نے نے اسکا مقابلہ کیا تھا اور وہ زمین میں ایسے غرق ہوئے کہ ابتک نہیں نکل سکے لیکن اب موسیٰ زندہ نہیں ہو اور اُسکو بُرا بھلا کہنا آسان بات ہو۔ مُردہ شیر کو لاتیں مارنے کے لئے کسی جانور میں بڑی بہادری کی ضرورت نہیں ہو۔ مگر ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہو کہ یہہ کتاب ہر طرح کی بُری بھلی باتیں برداشت کر سکتی ہو اور رد کئے جانے سے زیادہ ترقی پاتی ہو۔ چند مہینے گذرے کہ بعضے عالم آدمیوں نے کئی سال تک محنت کرکے نئے عہدنامہ کے نظر ثانی کو تمام کیا بعض متروک الاستعمال لفظوں کے بجائے چند رایج الوقت لفظ رکھ کر اور ترجمے کی چند چھوٹی چھوٹی غلطیاں درست کرکے اور پُرانے نسخوں سے مقابلہ کرکے اُن چند چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو درست کرکے جو کاتبوں نے انجیل کے نقل کرنے میں کی تھیں آخرکار یہہ اشتہار دیا گیا کہ وہ کتاب فلانے روز چھپ کر شایع ہوگی۔ اسکا کیا نتیجہ ہوا یہہ کہ لوگوں نے اسکے چھپنے سے ذرا پہلے اس کتاب کا ایک نسخہ متی کے لئے پانسو ڈالر یا بارہ سو پچاس روپیہ دینے منظور کئے اور جس روز یہہ چھپی تو نیویارک شہر کی گلیاں گاڑیوں سے بھری ہوئی تھیں جو کہ خاص اس کتاب کے نسخوں کو لادکے لیجانے کا انتظار کر رہی تھیں۔ جو اتنی برسوں سے رد کی جا چکی تھی اور مُردہ سمجھکر دفن کردی گئی تھی۔ اس کتاب کی لاکھوں جلدیں چھپتے ہی ہاتھوں ہاتھ بک گئیں۔ اس کتاب کا متی کے اول سے رومیوں کے آخر تک کا حصہ نیویارک شہر سے شکاگو شہر کو بذریعہ تار کے اس غرض سے بھیجا گیا تھا کہ وہاں اتوار کے روز اخباروں میں بہ نسبت ریل کے چوبیس گھنٹے پہلے پہنچکر چھپ جائے۔ کیا یہہ مُردہ کتاب ہو؟ کوئی بڑے سے بڑے کا فرانہ سپیچ کے لئے جو کبھی اس ملک میں دی گئی ہو تار برقی کے ذریعہ یہاں سے دُور تک بھیجنے کے لئے ایک کوڑی بھی نہ دیگا۔ معلوم ہوتا ہو کہ اس پُرانی کتاب میں جان باقی ہو (یہہ ہارون کے اُس عصا کے مانند ہو جسمیں گُل اور پھول نکلے اور تمام روئے زمین پر پھیل رہی ہو) یہہ کتاب اپنے دشمنوں کے بعد زندہ رہتی ہو۔ اگر وہ تمام کتابیں جمع کرو جو اسکے برخلاف لکھی گئی ہیں تو دُنیا کی بُلندترین عمارت سے اونچا ایک مینار بن سکتا ہو۔ کبھی کبھی کوئی نہ کوئی شخص بائبل کو رد کرنیکا کام شروع کرتا ہو۔ اور ہر دفعہ جب یہہ کیا جاتا ہو تو اگلے روز یا اگلے سال پھر اسکے کرنے کی ضرورت ہوتی ہو۔ اور جسوقت اسکے دشمن اپنا تمام زور لگا چکتے ہیں تو بعض لوگ جو اپنے آپ کو اسکے حامی کہتے ہیں اسکی عبارت کو بگاڑ کر مشتبہ بناتے ہیں اور اس کے غلط معنی لگاتے ہیں۔ جبکہ یہہ ان ساری باتوں کو سہہ کر زندہ رہی ہو تو بلاشبہہ یہہ کوئی نکمی کتاب نہیں ہو۔ کافر اٹھارہ سو برس سے اسکے برخلاف کوشش کر رہے ہیں اور اس پر اپنی باڑھیں جھاڑ رہے ہیں۔ مگر اس کا اثر قریب قریب اتنا ہی ہوا ہو جتنا روئی ہوئی مٹروں کے جبرالٹر کے قلعہ کے دیواروں پر مارنے سے ہوتا ہو۔ حقیقت تو یہہ ہو کہ یہہ کتاب دُنیا میں آئی ہو اور معلوم ہوتا ہو کہ قایم رہنے کو آئی ہو۔ یہہ دُنیا میں ہو اور میں نہیں جانتا کہ تم اسکو کسطرح سے نکال دوگے۔ ایک سو سال کا عرصہ گذرا ہو کہ یہہ کتاب بیس یا تیس زبانوں کے ترجموں میں پائی جاتی تھی۔ مگر اب ہمیں اسکے دو سو یا تین سو مختلف زبانوں میں ترجمے مل سکتے ہیں۔ جس میں سے اکثر اس آخری عقلی ترقی کی انیسویں صدی میں کئے گئے ہیں۔ تمام روئے زمین پر یہہ پھیلی ہوئی ہو۔ تم کسی مُلک میں جاؤ وہاں اسکو اپنے سے آگے پاؤگے۔ اور ایک یہہ عجیب بات ہو کہ ہمارے بہت سُنکر دوست جو اسکے سایہ کے بہت قریب رہتے ہیں ایسی جگہہ چلے جاتے ہیں جہاں سے بائبل نظر نہ آوے۔ زیادہ وقت نہیں لگتا تم چند روز میں ایسی جگہہ جا سکتے ہو جہاں گرجا۔ سنڈے اسکول ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن پادری یا کوئی اس قسم کی چیز نہیں ہو پس (امریکہ) کے مغرب کی طرف چلے جاؤ بائبل کی پہنچ سے باہر چلے جانے میں کوئی بڑی مشکل نہیں ہو شاید

تمہاری جان کا خطرہ ہو مگر بائیبل کی پہنچ سے باہر تم آسانی سے جاسکتے ہو۔ لیکن کافر حالانکہ بائیبل کے نقص نکالتے ہیں مگر جہاں بائیبل ہوتی اُس جگہہ کو نہیں چھوڑتے اِس کی کیا وجہ ہی؟ کئی سال گذرے ایک جوان کافر اور اُس کا چچا جو ایک ساہوکار تھا۔ مغرب کی طرف سفر کر رہے تھے اور جب رات کو راستے کے کنارے پر ایک سادے سے مکان میں رات بسر کرنے کے لئے اُترنا پڑا تو اُنکو اپنی جان و مال کی فکر ہوئی اُس مکان میں دو کمرے تھے اور جب وہ آرام کرنے لگے تو اُنہوں نے یہہ انتظام کیا کہ وہ جوان آدمی اپنا پستول لیکر آدھی رات تک بیٹھا نگہبانی کرتا رہے اور پھر اپنے چچا کو جگا دے۔ جو پچھلی رات صبح تک نگہبانی کرتا رہے۔ جب اُسنے ایک درز میں سے نگاہ ڈالی اور مالک مکان کو دیکھا جو ایک سادہ صورت کا بڈھا آدمی تھا اور ریچھ کی کھال کا کپڑا پہن رہا تھا کہ اُسنے ہاتھ بڑھا کر ایک کتاب اُتاری جو بائیبل تھی اور اُسکو تھوڑی دیر تک پڑھکر وہ گھٹنوں کے بل جھکا اور دُعا مانگنے لگا تب وہ جوان اپنا کوٹ اُتار کر سونے کی تیاری کرنے لگا اُسکے چچا نے کہا میرا یہہ خیال تھا کہ تم بیٹھکر نگہبانی کروگے۔ لیکن وہ جوان آدمی جانتا تھا کہ ایسے مکان میں جو خدا کے کلام اور دُعا کی آواز سے متبرک ہوا ہو پستول لیکر تمام رات تک بیٹھکر نگہبانی کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہی کیا طاشوں کے گٹھے۔ رم کی بوتل یا ایج آف ریزن٭ کی ایک جلد کو دیکھہ کر اِس جوان کافر کے خوف اسطرح جاتے رہتے؟ یہہ شخص جانتا ہی کہ جہاں اِس کتاب کی تاثیر ہی وہاں کسی خوف کی گنجائش نہیں ہی۔ اِسکی کیا وجہ ہی؟ اگر یہہ بُری کتاب ہوتی تو ہمیں یہہ توقع ہوتی کہ یہہ بُرے سے بُرے آدمیوں کے ہاتھ میں ہوتی نیویارک شہر میں ایک زمانہ میں ایک عجائب گھر تھا جہاں کہ ہر قسم کی چوروں کی کنجیاں اور تالا توڑنے کے اوزار اور پیتل کی گانٹھیں اور خنجر اور پستول اور اور شرارت کے اسباب موجود تھے جو کہ اُنہوں نے بدمعاشوں اور مجرموں سے لئے تھے کیا تم یہہ خیال کرتے ہو کہ تمام سامان میں ایک بھی انجیل تھی؟ کیوں نہیں تھی؟ اگر یہہ بُری کتاب ہوتی تو ہم یہہ اُمید کرتے کہ ایک آدمی کی ایک جیب میں طمانچہ ہوتا اور دوسری میں ایک انجیل پڑی ہوئی ہوتی۔ چند روز ہوئے رات کے وقت ایک لڑائی ہوئی اور ایک شخص نے اپنی بی بی کا سر پھوڑ دیا کلہے سے کیا بائیبل سے؟ نہیں بوتل سے جہاں بائیبل کی تاثیر ہی جھگڑے اور لڑائی بالکل نہیں ہوتے۔ کس سبب سے یہہ کتاب اور کتابوں سے اتنی مختلف ہی۔ یہہ کسکی کتاب ہی اور اِسکو کسنے بنایا (باقی آیندہ)

٭ کافرانہ کتاب مصنفہ ٹامس پین٭

منقولات

خلاصہ گزٹ آف انڈیا ۳۰ دسمبر ۱۸۸۹ء

نمبر ۴۸۷۹

ہز رائیل ہائینس پرنس البرٹ وکٹر آف ویلز بروز جمعہ ۳۔ جنوری ۱۸۹۰ء ساڑھے تین بجے سے ساڑھے ۴ بجے کے درمیان بعد دوپہر رونق افروز ہوئے۔ جونہیں وہ جہاز جسپر پرنس موصوف سوار تھے گھاٹ پرنسپ پر پہنچا فصیل فورٹ ولیم سے شاہی سلامی کی توپیں سر ہوئیں۔ ۴ بجے ایک ڈیپوٹیشن جسمیں بنگال گورنمنٹ کے چیف سکرٹری ملٹری سکرٹری اور وائسرائے کے ایڈیکانگ تھے پرنس البرٹ وکٹر کے پاس حاضر ہوا۔ ساڑھے ۴ بجے ہز رائیل ہائینس معہ سوٹ پرنسپ کے گھاٹ پر اُترے اور فورٹ ولیم سے پھر شاہی سلامی سر ہوئی۔ جب خُشکی کنارہ پر قدم رکّھا پھر سلامی سر ہوئی٭

پرنسپ کے گھاٹ پر کلکتہ والنٹیر کا گارڈ آف آنر اور کالنیڈ کے باہر نیٹو انفنٹری کا گارڈ آف آنر صف بستہ تھا۔ ہز اکزلنسی نے معہ اپنے خاص اسٹاف اور بنگال کے لفٹنٹ گورنر نے معہ اپنے اسٹاف کے ہز رائیل ہائینس سے ملاقات کی۔ کمانڈر انچیف اور بنگال کے چیف جسٹس کلکتہ کے بشپ۔ ممبران کونسل۔ جج ہائے ہائیکورٹ اور دیگر افسران اُترنے کے مقام پر حاضر تھے۔ غیر ملکی کانسل موجودہ کلکتہ بھی وہیں حاضر تھے۔ کمانڈر انچیف۔ چیف جسٹس۔ بشپ۔ ممبران کونسل اور کمانڈنگ برگیڈیر جنرل کو وائسرائے نے پرنس البرٹ وکٹر کے روبرو پیش کیا۔ بعدہ وائسرائے صاحب نے مہاراجہ کوچ بہار جی سی آئی ای۔ نواب سر سید حسن علی خان بہادر جی سی آئی ای والئے مرشد آباد۔ بنگال کے پریمیر نوبل اور مہاراجہ سر جوتندرا موہن ٹیگور کے سی ایس آئی پریذیڈنٹ ریسپشن کمیٹی کو پیش کیا۔ اِسکے بعد شہر کلکتہ کیطرف سے پرنس معزالقدر کو ایڈرس دیا گیا۔ کمشنر پولیس نے اُن صاحبان اور لیڈیوں کو جو احاطہ شاہی میں داخل ہوئے ٹکٹ تقسیم کئے٭

الٰہی فکرمندی کیلئے اِنسانی جواب

"میں نے چاہا لیکن تم نے نہ چاہا" خدا انسان کا جب کہ وہ یروسلم پر رویا اِسقدر غمگین قول تھا۔ وہ یروسلم کو محفوظ رکھنے اور بچانیکے لئے خواہشمند مشتاق تیار اور قابل تھا لیکن اُسنے حفاظت اور مخلصی کو نامنظور کیا۔ کیا اور کوئی بات اِس سے زیادہ دِلسوز اور دردانگیز ہوسکتی ہی؟ الٰہی طبیعت مدد کرنے تسلّی دینے اور خبر لینے کی خواہش کرتی اور انسانی طبیعت اِن سب پیش کردہ برکات کو رد کرتی ہی! تو بھی آج کے دِن ہم اپنے آس پاس ایسی ہی بات واقع ہوتی دیکھتے ہیں۔ تمہاری اور میری اور ہر کسی کی روحانی اقبالمندی کے لئے الٰہی خواہش آجکے دِن اُسیقدر بڑی اور ظاہر ہی جیسی کہ اٹھارہ سو برس گذرے یروسلم کے زمانہ میں تھی۔ اِس سلطنت عظیم کی تمام قوموں کے لئے الٰہی طبیعت فکرمندانہ خواہش کر رہی

ہے تاہم اُسکی خواہشوں کی کیسی مخالفت اور تردید کی جاتی ہے جب وہ اِس تباہ حال اور بدنصیب ہندوستان پر نظر ڈالتا ہے تو اُسکا دل ہر روز کسقدر غمگین ہوتا ہے۔ ہم اِس قسم کے سوال اکثر سنتے ہیں کہ پس خدا کیوں انسان پر زبردستی نہیں کرتا کہ وہ اُسکی بات کو قبول کرلیں؟ کیوں وہ اپنی قدرتِ مُطلق کو کام میں نہیں لاتا کہ لوگ مجبور ہوکر اُسکی فرمانبرداری کریں؟ کیا یہہ بات روز روشن کی مانند ظاہر نہیں ہے کہ خدا کو انسان کا بخوشی وخود اختیاری قبول کرنا چاہئے تاکہ ایسی قبولیت سے وہ خوش ہو؟ محبت وفرمانبرداری بالجبر محبت وفرمانبرداری ہی بالکل نہیں ہے۔ ضرور ہے کہ انسانی دل خود بخود الٰہی دل کی خواہش کے فرمانبردار ہونیکو پسند کرے۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ اپنی آزاد مرضی سے خدا کو قبول کرے اور اُسکے ساتھ رفاقت رکھے۔ خدا انسان کی مرضی کی آزادی کو نہ صرف انسان کی خاطر لیکن اپنی خاطر بھی معزز سمجھتا ہے۔ انسان کو یہہ خیال کرنا لازم نہیں کہ قادرِ مُطلق خداوند اپنی طاقت وقدرت کو جابرانہ کام میں لاتا اور صرف زبردستی سے تمام مخالفت کو پامال کرتا ہے۔ انسان خدا کے حضور "نہیں" کہنے کے لئے اُسی قدر آزاد ہے جسقدر اپنے ہم جنس کے لئے اور ضرور وہ خدا کے حضور "ہاں" اُسیقدر برغبت وازادپسندیدگی کہہ سکتا ہے جسقدر وہ اپنے ہمسایہ کے سامنے کہہ سکے۔ صرف ایسے ہی جواب کو خدا قبول کریگا۔ پس جب ایسا جواب موجود نہیں ہو تو خدا کا دل اُسکے لئے کیسا اینٹھتا ہے! جب خدا انسان کو زندگی کی شاہراہ میں ٹھوکریں کہاتا مغموم ومجروح اور ایک آدمی ومددگار کا محتاج دیکھتا تو فرماتا ہے کہ میں نے کتنی بار تیری رہنمائی وامداد کرنا چاہا لیکن تو نے مجھے کرنے کی اجازت نہ دی۔ جب وہ آدمی کو گناہ اور خرابی میں غرق ہوتا دیکھتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں نے کتنی بار تجھے بچانیکی درخواست کی لیکن تو نے نہ چاہا۔ افسوس صد افسوس کہ الٰہی فکرمندی کے جواب میں انسانی جواب ایسا ناسپاس اور خراب قسم کا ہو! آؤ ہم سب اِسپر غور کریں کہ الٰہی دل فوراً وہ جواب پاوے جسکی وہ خواہش کرتا ہے اور آؤ ہم محفوظ رہنے نجات پانے اور ابدی مُبارکی کے لئے اپنے کو اُسکے ہاتھ میں سپرد کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم غم کے ساتھ یہہ کلمہ اپنی نسبت سُنیں جیسا یسوع نے کہا جبکہ وہ یروسلم پر غم کھاتا اور روتا تھا۔ "اے یروسلم یروسلم تو جو نبیوں کو مارڈالتا اور اُنہیں جو تیرے پاس بھیجے گئے سنگسار کرتا ہے میں نے کتنی بار چاہا کہ تیرے لڑکوں کو جمع کروں جسطرح کہ مُرغی اپنے بچوں کو پروں تلے اکٹھا کرتی ہے پر تم نے نہ چاہا"۔

مُترجَم از پروگرس

مختلف واقعات

جاپان میں سب چیزیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ آدمی چھوٹے عورتیں چھوٹی درخت گھوڑے بلی کتے مُرغیاں سبھوں کا قد چھوٹا ہے۔ مخزن

بیان کیا گیا ہے کہ زار روس بمقام گیتینا برقی روشنی سے دفعتاً بجھ جانے سے گھبراکر بیمار ہوگئے اور پھیپڑوں میں انجماد خون ہوگیا۔ کیونکہ دفعتاً تاریکی ہوجانے سے یہہ یہہ خیال گذرا کہ یہہ میرے مارنے کی کچھ سازش ہے۔

معزول بادشاہ برازیل ملکہ کے انتقال سے مبتلائے غم والم ہوکر پڑے ہیں۔ ملکہ اور بادشاہ اٹلی اور پوپ آف روم نے اظہار ہمدردی بذریعہ تار کیا ہے۔

ہز رائیل ہائینس ڈیوک آف کناٹ ۱۸ جنوری کو لاہور پہنچکر دوسرے دن مردکی کیمپ کا ملاحظہ فرمائینگے اور حد شمالی ومغربی کو دیکھکر ۳۰ تاریخ ماہ حال کو کراچی میں پہنچ جائینگے۔

لنڈن یکم جنوری۔ ایک گمنام شخص نے لنڈن ہسپتال کے بیماروں کے لئے آرام گاہ کیواسطے دس لاکھ روپیہ دئے ہیں۔ اُنمیں سے ایک مس جنٹ بنشر ایم ڈی ہیں جو مدراس میں ڈاکٹری کا کام کرینگی۔ وہ پیشہ ڈاکٹری میں نہایت مشہور ومعروف ہیں۔ مخزن

مقام کلمیز و میں ایک حاکم کے پاس طوطا ہے جو اُنکا نہایت عزیز ہے۔ پانچ مرتبہ اُنکے گھر کا اسباب چوروں سے بچا یا۔ آخر دفعہ کا ذکر ہے کہ چور نے کسی حکمت سے دروازہ کی زنجیر گرادی اور جونہیں مکان کے اندر پاؤں رکھا طوطے نے تیز اور بلند آواز سے کہا ارے! تم آگئے۔ کہو کیا کام ہے؟ یہہ آواز سنتے ہی چور گھبراگیا اور مکان سے نکل کر بھاگا۔ منہ

بمبئی میں جو کام پادری سی۔ ای ویلیٹمر صاحب کے ماتحت گجراتیوں میں ہوتا ہے۔ اسکا یہہ پھل ہوا کہ سال گذشتہ میں ۵۰۔ آدمیوں کو بپتسمہ ملا۔

مسٹر اسٹنلی مشہور سیاح وسط افریکہ جنہوں نے جان جوکھوں میں ڈالکر افریکہ کے نامعلوم علاقوں کا کامیابی سے دورہ کیا اِس عجیب سفرنامہ کو کتاب میں شائع کرینگے۔ یہہ کتاب ابھی تیار نہیں ہوئی اور لنڈن کے ایک اولی العزم کتب فروش نے اسکا کاپی رائیٹ چھ لاکھ روپیہ پر خرید لیا۔

لنڈن ۲ جنوری۔ آج صبح کے اخبارات مظہر ہیں کہ لارڈ سالسبری ابتک اپنے بستر کو نہیں چھوڑ سکتے۔ خطرہ کی حالت گذرگئی اور اب کچھ اندیشہ نہیں ہے۔ تاہم بحالی غالباً کچھ عرصہ میں ہوگی۔

سنہ ۱۸۹۰ء کو کانگرس کا جلسہ کسی شہر میں جو مقرر کیا جاویگا منعقد ہوگا اخراجات کانگرس کے لئے پینتالیس ہزار روپیہ فراہم کیا گیا کلکتہ کے مسٹر پی۔ این مِتر نے تین ہزار روپیہ دئے۔

نیشنل کانگرس نے یہہ رزولیوشن پاس کیا کہ بارہ برس سے کم عمر میں لڑکی کی شادی کرنا مستوجب سزا ٹھہرے کانفرنس کے ممبروں نے یہہ ٹھہرایا کہ جبتک چودہ برس کی عمر لڑکی کی نہ ہو شادی نہ کی جائے۔ یہہ بھی ٹھہرایا گیا کہ کسی کم سن بیوہ کا سر منڈانا قبل اٹھارہ برس کی عمر کے منع کیا جاوے اور اِس عمر کے بعد بھی صرف اُسکی رضامندی سے ایسا کیا جائے۔

۳۱ دسمبر گذشتہ شب کو بمبئی میں واقع محلہ گولی داوا ایک ہندو مسمی کرشن نے اپنی بی بی سے تکرار کیا اور اسکا گلا کاٹ کر بھاگ گیا۔ لیکن پیچھے گرفتار کیا گیا +

لنڈن یکم جنوری۔ ہاہرس سکول میں رات کیوقت جبکہ مکین سوتے تھے ایک خوفناک آگ لگی قبل امداد رسی تمام مکان مشتعل ہوگیا۔ سوتے ہوؤں کو بچانیکے لئے آگ بجھانے والوں نے بمدد پرنسپل کالج مردانہ کوشش ظاہر کی اور ساٹھ لڑکوں کو بحالت نیم بیہوشی نکالا۔ لیکن ۲۶ لڑکوں کا دم گھُٹ گیا +

بروسل جنوری یکم۔ شاہی محل میں آگ لگی شہزادی کلیمنٹین بمشکل بچ گئیں لیکن ایک مہتمہ جلکر مرگئی۔ تمام صنعتی ذخیرہ جل کر راکھ ہوگیا +

افسوس کی خبر ہے کہ دیوان بھگن چند بعارضہ نمونیا انتقال کرگئے۔ اور سردار دیوا سنگھ پریزیڈنٹ کونسل خطرناک بیمار ہیں +

سنٹرل نیوز لنڈن ۳۱ دسمبر مظہر ہے کہ لارڈ سالسبری بہت بیمار ہوگئے ہیں اور گرنہم میں جانیکا ارادہ جہاں اسپیچ دینا ٹھہرایا تھا ملتوی کردیا ہے +

نامہ نگار ہنرآرتھ پتر کا یکم جنوری رقم طراز ہے۔ کہ جیپور راجی کے باغ میں (جسمیں ریزیڈنٹ صاحب کی کوٹھی اور دفتر ہے) ایک شیر بوقت شب دیوار باغ کو پھاندکر آگیا اور ایک عورت کو جو سوتی تھی مار ڈالا اور دو آدمیوں کو زخمی کیا جنمیں سے ایک کے بچنے کی کچھ اُمید نہیں ہے۔ ٹھاکر گوبند سنگھ بہادر نے حسب الحکم مہاجہ صاحب وہاں جاکر ایک درخت پر چڑھکر خالی فیر کیا جسکی آواز سنکر شیر جو درختوں میں چھپ رہا تھا نکلا اور اُسوقت اُنہوں نے گولی سے اُسکو مار ڈالا +

بارہ بھائیوں کے باغ واقع جیپور میں ایک جوگی نے اپنا سر مہادیو کو بھینٹ دینے کے لئے کاٹا۔ آدھا گلا کاٹ لیا تو ہاتھ کانپنے لگا تب اُسنے ایک دوسرے آدمی کو جو باہر تھا بُلایا اور کہا کہ تو میرا گلا کاٹ کر مہادیو جی کو چڑھا دے اور چھری اُسکو دیدی وہ شخص چھری لیکر بھاگا اور پولیس میں جاکر اس ماجرے کی رپورٹ کی۔ چنانچہ پولیس نے موقع پر پہنچکر جوگی کو پکڑا اور جیلخانہ کے شفاخانہ میں پہنچایا۔ ہندوؤں میں آجکل بھی اس زمانہ روشنی میں کیسے تاریکی اور جہالت کے کام موجب ثواب سمجھے جاتے ہیں +

نامہ نگار اخبار عام ۳ جنوری مخبر ہیں کہ راولپنڈی میں ایک عجیب مقدمہ ہوا ایک چور کسی شخص کے گھر میں گھسا آدمی جاگ اُٹھے۔ چور کو گھیرا۔ چور نے مقابلہ کیا۔ بعد دھکم دھکا کسی چالاک نے جب چور بھاگنے کی کوشش کرتا تھا اُسکو سہ منزلہ مکان سے دھکا دیدیا چور نیچے صحن میں گرا اور بیحس و حرکت ہوگیا اور گرفتار کیا گیا۔ شناخت سے معلوم ہوا کہ ایہر ایوب خان کا ملازم ہے۔ خانہ تلاشی پر بے انتہا چوریوں کا مال گھر سے برآمد ہوا +

نامہ نگار نیچ مخبر ہیں کہ یہاں بوقت رات کے ۱۲ بجے چوروں نے دو پولیس کنسٹیبلوں کی خوب گت بنائی ایک کنسٹیبل کا پاؤں کاٹ ڈالا ہے۔ اور دوسرا زیر علاج ہے۔ چوروں کا پتہ نہیں +

بشپ ٹیلر صاحب جو بالفعل انگلستان میں ہیں اخبار کرسچین میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں تمہارے ناظرین کی خبردہی کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ میں افریکہ میں اِس سال نئے مشن اسٹیشن کھولنے کا ارادہ نہیں کرتا لیکن اُن ۳۲ مشن سٹیشنوں کو دیکھنا چاہتا ہوں جو فی الحال وہاں کھولے گئے ہیں کہ اُنکی خود پروری میں ترقی کرنے اور بت پرستوں کے خدا سے میل حاصل کرنے پر غور کروں +

افریکہ کے شاہ یوگنڈا نے یہہ خبر پاکر کہ عیسائی لوگ وہاں کے معزول شاہ موانگا کو پھر تخت دلا دینگے شاہ مذکور کے تمام قرابت داروں اور شہزادہ و شہزادیوں کو جمع کرکے ایک مکان میں قید کیا اور سب کو تہ تیغ بیدریغ کیا۔ مفرور شاہ موانگا حملہ کرنیکے لئے سامان جمع کر رہا ہے + عام

چناب کا پُل شیر شاہ پر ۱۵ جنوری تک تیار ہوجائیگا اور مسافروں اور مال کے گذرنیکے لئے پہلی فروری تک کھل جائیگا۔ جس عجلت کے ساتھ یہہ پُل عظیم باوجود مشکلات تیار کیا گیا ہے لایق تعجب ہے +

بنگالی میں ایک دیسی عیسائی نے ایک کتاب تصنیف کی ہے چیتنیا ہندو رشی کی عمدہ تعلیمات کو ظاہر کیا ہے کہ وہ عہد جدید سے رعائت لی گئی ہیں۔ بعض دیسی پریچر اُمید کرتے ہیں کہ چیتنیا کے بہت پیروؤں کو اِس کتاب کے اصل مشتہر کرنے سے مرید بنائینگے +

بمبئی ۲۶ دسمبر۔ کانگرس کا اجلاس آج دو بجے شروع ہوا۔ قریب دو ہزار ڈیلیگیٹ فراہم تھے۔ سر ڈبلیو ویڈربرن میر مجلس ہوئے۔ مسٹر بریڈلا بھی حاضر تھے۔ پارسی بالکل غیر حاضر تھے۔ اور مسلمان بھی بہت تھوڑے تھے گذشتہ شام کے ایک جلسہ نے یہہ ٹھہرایا کہ کوئی ڈیلیگیٹ مقرر نہ کیا جائے۔ اور جو حاضر کانگرس تھے سب کے سب خود انتخاب شدہ تھے + سول

لنڈن ۲۷ دسمبر نیپلس کا تار برقی اسیریل واقع سسلی میں ایک ہولناک زلزلہ کی خبر دیتا ہے۔ بہت سے گھر اور عمارتیں گر گئیں اور بہت لوگ اُن کے تلے دبکر مرگئے ہیں + سول۔

نیویارک ۲۶ دسمبر جارجیہ میں گھوڑ دوڑ میں تنازعہ واقع ہوا۔ ۱۲ حبشی اور ۲ امریکن مارگئے۔ اور طرفین سے بہت لوگ زخمی ہوئے +

برازیل گورنمنٹ نے حکم نافذ فرمایا ہے کہ بغاوت کے مہتم اشخاص جنہوں نے جمہوری حکومت کی مخالفت کی اُنکی تحقیقات فوجی محکمہ میں کیجائے۔ جمہوریت کی مخالفت کی تائید کرنے پر ایک برازیلی اخبار معطل کیا گیا +

سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ مسٹر بریڈلا کی خاموشی ہمارے بمبئی ریپریزنٹیٹو کے آگے قابل بحث نہیں کیونکہ وہ اپنا خیال کانگرس کی نسبت ازا وانہ بعد ختم جلسہ ہٰذے کانگرس ظاہر کرینگے جب تک صبر سے انتظار کرنا چاہیئے +

لنڈن ۲۶ دسمبر فارس میں کانسل محکمہ کی تقرری کی نسبت ٹیمس ظاہر کرتا ہے کہ کانسل کے اسٹاف میں غالباً ترقی ہوگی اور تجارتی اغراض کے لئے ضروری تدبیریں عمل میں آوینگی وہاں کا انگریزی کانسل دیسی ہندوستانی مخبروں کو تحقیقات کے لئے بھیج سکتا ہے +

اخبار ہٹیٹ نیوز لٹرس میں ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "یہہ مشہور بات ہے کہ اُن ہندو جاتریوں کا جو ہر سال گیا کو جاتے ہیں شمار کم ہوتا جاتا ہے"۔ پچھلے مہینے میں بھی یہہ امر تحقیق کو پہنچا ہے کہ ریلوے کمپنی کی رپورٹ سے یہہ بات ظاہر ہوگئی کہ امسال گذشتہ سال کی نسبت ۰۰ ۰ ۷ جاتری کم حاضر تھے۔ گیا کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی آمدنی سے صرف نصف حاصل کیا اور بعضوں کو اس امر کے لئے بڑا خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ چند روز میں آمدنی بالکل بند ہو جائے مجھکو بعض وقت تعجب ہوتا ہے کہ گیا والے کہتے ہیں کہ اُس تعلیم کو جسے ہم اَوروں کو دیتے ہیں ہم خود یقین نہیں کرتے اور ہم لاچار ہیں کہ اُسے کیوں نہ دیں کیونکہ ہماری گذران کا ذریعہ یہی ہے۔ ان میں سے چند نے پچھلے مہینے کچھ جلدیں بائیبل کی خریدیں اور جاتریوں کو تقسیم کیں۔ یہہ ٹھیک معلوم نہیں کہ انکو قیمت وصول ہوئی یا نہیں پر یہہ خوشی کا مُقام ہے کہ ہندو پروہت اپنے چیلوں کو انجیل تقسیم کرتے ہیں۔ اور یہہ بڑی اُمید کی بات ہے + کوکب

نیویارک کے ڈاکخانہ میں مہر لگانیکی ایک نئی کل ایجاد ہوئی ہے۔ ہر ایک لفافہ پر مُہر لگاتے لگاتے دِق ہو جاتے تھے اب یہہ کل خود بخود ایک منٹ میں پانسو لفافوں پر مُہر ثبت کریگی +

لکھنؤ۔ بابو راما ناتھ انگریزی دوا فروش مقام چوک کے لڑکے نے جسکا سن قریب ۱۴ برس کے ہوگا دیدہ و دانستہ زہر یلی دوا کھا کر ایک گھنٹے کے عرصہ میں انتقال کیا وجہ یہہ تھی کہ باپ نے پڑھنے لکھنے کے بارہ میں کسیقدر تشدد کیا تھا +

علی گڈھہ کے اہل سنت و جماعت اور شیعوں نے اس امر کا فیصلہ کر لیا کہ وہ ایک مسجد میں نماز پڑھا کرینگے۔ سر سیّد احمد اسکے خلاف تھے۔ لیکن پٹیالہ کے وزیر اعظم خلیفہ سیّد محمّد حسن کی رائے متفق تھی اور کثرت رائے نے بھی اسپر اتفاق کیا +

ڈاکٹر سکاٹ صاحب ثابت کرتے ہیں کہ یورپ کی کُل قومیں آریہ ہیں اور ہندوستان کی شریف قوم بھی اِس آریہ خاندان میں سے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے لکچر بہت عمدہ ہیں اور سُننے والوں کے دِلوں پر اُنکی صداقت نقش ہوتی ہے مگر آریہ لوگ اِس سے چڑتے ہیں +

ملک سکاٹ لنڈ کے شہر ابرڈین کے ایک صاحب نے ہندوستانی عورتوں کی حالت پر رحم کرکے ساٹھ ہزار روپئے عنایت کئے کہ ایک مس ڈاکٹر اِس ملک میں آکے اُس روپیہ کے سود پر ہندستانی مستورات کا علاج کرے +

بہاولپور ۲۵ دسمبر کو پیارے لعل کی دختر ۳ سالہ گم ہوگئی۔ اُسکی تلاش پر دیوان کیول مل کے چاہ تاریک سے اُسکی لاش معہ زیورات برآمد ہوئی قاتل کا سراغ مُطلق نہیں لگا تحقیقات درپیش ہے +

۱۵ دسمبر کو مسٹر ہیوم صاحب بہادر چیف انجنیر جودھپور ریاست قلعہ میں جہاں محلات قدیم ہیں تشریف لے گئے اور سنگ مرمر کے چبوترہ پر معہ بوٹ چڑھنے سے سپاہی نے روکا رپورٹ ہونے پر مہاراجہ پرتاب سنگھ جی نے سپاہی پر بڑا عتاب ظاہر کیا اور صاحب کے پاس معافی مانگنے کے لئے بھیجا +

معصوم بچّوں کی نمائش شہر ملبورن میں ہوئی قریب سات سو بچّے جمع تھے عجیب منظر تھا +

لیڈی ڈفرن ہندوستانی مستورات کی نسبت فرماتی ہیں کہ تمام ہندوستانی مستورات جن سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا شریف و دلکش اور نہایت ہمدرد تھیں اور میں اُنکے زیادہ تر حالات معلوم کرنیکی خواہشمند ہوں +

کلکتہ میں مسٹر ڈونالڈ ڈکسن سوداگر نے اپنے تہہ میں ریوالور لیکے کل دہائی گولی مغز میں ہوکے نکل گئی اور فوراً مرگئے تحقیقات سے پاگل پن ثابت ہوا +

جرمنی میں گھوڑے کا گوشت زیادہ کھانے میں آتا جاتا ہے۔ بماہ اکتوبر صرف شہر برلن میں ۹ سو گھوڑے ذبح کئے گئے۔ دوسرے گوشت گراں ہیں +

روس چارسو طالب علم بجرم بلوہ گرفتار کئے گئے۔ اِن میں ۷۰ طالب علم فوجی کالج کے تھے۔ وہ وہاں سے خارج کئے گئے +

یکم جنوری سے ہندوستان اور سیلون کے درمیان پارسلوں کا محصول یکساں کیا گیا +

کلکتہ میں ایک صاحب یورپین نے نئی فیشن کی گاڑی تیار کی ہے۔ جو چوبی سڑک پر نہائت ہی زور و شور سے چلتی ہے +

گورنمنٹ میں یہہ تجویز پیش ہے۔ کہ حضور مہاراجہ صاحب بنارس کو خطاب مہاراجگی نسلاً بعد نسلاً دوام کیواسطے عطا فرمادیا جائے +

کرنل والٹر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ماہ آئندہ میں ملازمت سے کنارہ کش ہونگے +

سلطان روم کی فوج کیواسطے متواتر چلنے والی بندوقیں جرمنی کے کارخانوں سے ہر ہفتہ ۱۲ سو کے حساب سے آتی جاتی ہیں۔ ابتک ۷۵ ہزار بندوقیں اِس طرح آچکی ہیں +

مدراس کے ۲۲ قیدیوں نے سول جیل میں پرنس البرٹ وکٹر کی خدمت میں عرضی گذارش کی کہ ہم سے رعایت کی جاوے نہیں معلوم کہ اسکا نتیجہ کیا ہوا +

گزٹ آف انڈیا سے معلوم ہوا کہ بارش کی سب جگہہ ضرورت ہے +

اخبار انڈین مرر نے کپتان ہیری کے لئے سات سو روپیہ چندہ جمع کیا +

چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے نواب صاحب مرادآباد پر کلکتہ کے ایک معزز مسلمان تاجر کی بیوی کو بھگانے اور تین گھوڑوں کے سرقہ کی علت میں سمن جاری کیا ہی اور اس مقدمہ کا کلکتہ میں بہت چرچہ ہو رہا ہی +

مہم لوشاہی سے خبر آئی ہی کہ سردار فشنڈ جسکے ملک سے پہلے حملہ شروع ہوا ہی مطیع ہو گیا ہی۔ اغلباً اطاعت قبول کریگا +

شملہ میں حضور وایسرائے کے مکان عالیشان سے چوری کرنسی نوٹ ہوئے تھے۔ مجرم کا پتہ لگا یا اور گرفتار کیا گیا۔ دو سال قید سخت علاوہ جرمانہ ڈیڑھ سو روپیہ کا سزایاب ہوا۔ مجرم ایک بوڑھا اور گھر کا خدمتگار تھا +

نصرت لکھتا ہی کہ اخباروں کی تھوڑی بہت قدر جو تھی وہ اس قانون رازداری نے کھو دی +

دہلی میں سردی نام کو نہیں بارش کی ضرورت ہی درد پسلی اور کھانسی کی کثرت ہی۔ کبھی کبھی ابر ہو جاتا ہی مگر برستا نہیں +

یہہ خبر بے بنیاد ہی کہ ایک مہم سرحد قوم جواکی کی سرزنش کو روانہ ہوگی۔ قوم مذکور نے کوئی حرکت ایسی نہیں کی کہ اُسکی ضرورت خیال کیجاوے۔ البتہ سرحدی اقوام کوہاٹ یعنی میران زئی اور ہنگو کی شرارت قابل سرزنش ہی اور پچھلے دنوں اس ارادہ کا خیال کیا جاتا تھا +

خان خیوا نے گورنمنٹ روس کو یہہ اطلاع دی ہی کہ موسم بہار میں بطور خیرخواہی سینٹ پیٹرسبرگ کو آنا چاہتے ہیں اور سینٹ پیٹرسبرگ میں چند ہفتہ قیام کرکے خان موصوف یورپ کا دورہ کرینگے۔ لیکن یہہ نہیں بیان کیا گیا ہی کہ وہ انگلستان کو بھی جاوینگے +

حضور ڈیوک آف کناٹ ۳ جنوری کو پونا سے روانہ ہوکر داخل کلکتہ ہوئے +

زنجبار کا مشہور بردہ فروش ٹیپو طیب بجرم شرارت گرفتار ہوا +

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

حیدرآباد میں زنانہ کمیشن کے لئے ایک ہندوستانی بی بی صغریٰ بیگم ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پر مامور ہوئی ہیں +

نواب منیرالملک بیمار ہیں اور ڈاکٹر رستم جی کا علاج ہو رہا ہی +

ریواڑی کے ایک مندر میں چوری ہوئی پجاری کے کپڑوں اور برتن وغیرہ کے سوا چور ٹھاکر جی کو بھی لیگئے +

لنڈن ۲۸ ڈسمبر بادشاہ چارلس شاہ پرتگال آج نہایت دھوم دھام اور سرگرمی کے ساتھ مشہور و مقرر کئے گئے +

لسبون ۲۸ ڈسمبر ملکہ برازیل بعد دوپہر اچانک بمقام اوپرٹو انتقال کر گئیں۔ اُنکی موت بیماری نقرس کے باعث ہوئی +

وبائی مرض انفلوئنزا امریکہ میں بسرعت پھیلتا جاتا ہی۔ تخمینہ کیا گیا ہی کہ ایک لاکھ آدمی نیویارک میں اس مرض میں مبتلا ہیں +

فرانس میں وبائے انفلوئنزا کے باعث تمام سکول اور گرجا بند ہو رہے ہیں +

مسٹر گلیڈسٹون کو اُنکی سالگرہ کے دن دو سو تاربرقیاں اور ۵۰۰ چٹھیاں مبارکبادی میں بھیجی گئیں +

انگریزی اور عثمانی جہازاتِ جنگی جانبین سے مشتبہ کشتیوں کو تلاش کرینگے +

سلطان امفلا کے پیرؤں نے زیلا اور ہرار کے مابین سڑک پر دو فرنچ مشنریوں کو مار ڈالا +

ڈبلن ایرلینڈ میں ایک ضیافت پر یہہ پہلی دفعہ ہی کہ بعد چند برس کے ملکہ معظمہ کا جام صحت نوش کیا گیا +

فرانس میں وبائے انفلوئنزا سے چار سو آدمی ہر روز مرتے ہیں +

راچوتانہ میں میرواڑہ اور بھیل پلٹنوں میں زیادہ افسران مقرر کئے جاینگے +

کیلیفورنیا میں ایک کان کے پھٹ جانے سے ۱۶- آدمی مر گئے +

لنڈن یکم جنوری بمقام ویسٹہم انڈسٹریل اسکول میں آگ لگ جانے سے چوبیس جانیں ہلاک ہوئیں +

سر جارج گریوس ۱۵ مارچ کو عہدہ کمانڈر انچیف بمبئی کا چارج لینگے +

جنرل ڈی مونٹمورینسی جو اسکندریہ کی کمانڈ پر ہیں میرٹھ کا کمانڈ لینگے +

گورنمنٹ فارس نے خچروں کے خریدنے کی اجازت گورنمنٹ آف انڈیا کو دیدی +

بمبئی نیشنل کانگرس میں مسٹر بریڈلا نے گھنگور تقریر طرفدارانہ کی +

واشنگٹن کے ایک تار سے واضح ہوا کہ امریکہ اور پرتگال کے ارتباط و اتحاد معرض خطر میں ہیں +

بھوانیپور میں بابو اکھے کمار داس صاحب نے جنہوں نے کلکتہ نارمل اسکول میں تعلیم پائی تھی معہ اپنی بی بی کے بپتسما پایا +

ناصرالدین صاحب اسسٹنٹ کمشنر میسور کو برسرِ عدالت جوتے پڑے +

مہاراجہ پٹیالہ نے اپنے منتخب افواج باقواعد کی بارگوں کی تعمیر کے لئے سات لاکھ روپیہ منظور کیا +

بنگال میں ایک فقیر نے ۲۰ ہزار روپیہ ایک پُل بنوانے کے لئے دیئے +

مہاراجہ بھرتپور کے سواران رسالہ پرنس البرٹ وکٹر کی اردلی میں بوقت تشریف بری آگرہ متعین رہینگے +

دکھنی ہند کے حکام اس امر پر غور کرتے ہیں کہ پوسٹ آفس میں عورتیں بھی کام کریں +

مسٹر ڈبلیو آشڈون جو پہلے سوداگری کرتے تھے اُس کام سے دست بردار ہو کر اب ہندوستان میں مشنری کا کام کرینگے +

کلکتہ میں ایک ظالم قصائی زندہ بکروں کا چمڑہ اوتارتے ہوئے مجرم قرار پایا اور سزایاب ہوا +

لیڈی ڈفرن فنڈ میں چھ لاکھ روپیہ جمع ہوگیا +

اگر انتظام نہ ہوا تو موسم گرما کی طغیانی میں دریائے سندھ شہر ڈیرہ غازی خان کو غرق کردیگا +

لاہور بادامی باغ کا سٹیشن وسیع کیا جائیگا +

سلطان زنجبار کو سلطنت انگریزی سے بڑا تمغہ ملا + خیرخواہ

امیر کابل اپنے ولی عہد حبیب اللہ خان کو حکومت ترکستان سونپیں گے +

حضور ڈیوک آف کناٹ ۱۰ جنوری رونق افروز لاہور ہونگے +

بابو رومیشچندر متر سابق جج ہائیکورٹ کلکتہ کو سر کا خطاب ملا +

زار روس بیمار ہیں وہ غلطی سے زہر کھا گئے +

ماہ ستمبر بنگلور میں فوجی لوگوں کی نمائش دستکاری ہوگی +

کلکتہ میں شہزادہ کی تشریف آوری پر دل کھول کر خوشیاں منائی گئیں +

لکھنؤ میں جدید مشن ہسپتال کے لئے گورنمنٹ نے عمدہ موقع پر زمین دی +

امرتسر سے ترنتارن تک ریلوے یا دُخانی ٹریموے ضرور بنے گی + عام

انارکلی لاہور میں سوشیون کے احاطہ میں آگ لگ گئی ۵۰ میں سے ۲۰ مویشی جل کر مر گئے +

سُنا ہی کہ اگنی ہوتری کا قومی اخبار لاہور بند ہوگیا +

کمپ مریدکے میں ۲۶ جنوری کو مصنوعی جنگی قواعد ہوگی +

محکمہ منصفی بنگہ ضلع جالندھر اٹھا دیا جائیگا + تاجر

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

خان بہادر وزیرزادہ محمد عمر خان صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہزارہ کو ۳۴ یوم کی رعایتی رخصت ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء یا اسی تاریخ مابعد سے عطا ہوئی جبکہ خان بہادر مولوی انعام علی صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ کمشنر لاہور انہیں سبکدوش کریں +

ٹی گارڈن واکر صاحب بہادر کمشنر ایکسائز پنجاب کو یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ء یا اُسکے بعد تاریخ استفادہ سے یورپ جانیکے لئے ۸ ماہ کی رخصت فرلو عطا ہوئی۔ بجائے اُنکے آر۔ ایم ڈین صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور کام کرینگے +

وسط ہند سے واپس آنے پر رائے بہادر میاں ہری سنگھ صاحب ضلع سیالکوٹ میں بطور سب جج کے معہ اختیارات سماعت اپیل تعینات کئے جاوینگے +

اطلاع

جو صاحب اخبار نور افشاں کے منگانے کی درخواست بلا ارسال قیمت پیشگی کرتے ہیں اُنہیں مطلع کیا جاتا ہی کہ نور افشاں بغیر حصول قیمت کسیکے نام روانہ نہیں کیا جاسکتا ہی +

ایڈیٹر

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں نمبر ا جلد ۱۸)

میں ناچیز ایک ذرہ ہوں چمکدار
کھٹکتا اس لئے نظروں میں ہوں خار

جو مجھکو دیکھتا ہی ہو کے خورسند
پکڑ کر ہاتھ میں کرتا ہی وہ بند

چمک سے میری شب ہوتی ہی تاباں
سحر ہر روز مجھ پر ہیگی خنداں

سُنی بُلبُل نے جب جگنو کی تقریر
لگا اُلفت کا اُسکے سینہ پر تیر

وہ سُن دلسوز باتیں رحم آیا
پھر اُس بُلبُل نے جگنو کو نہ کھایا

ترحم کرکے غنچہ اپنا لیا موڑ
دیا پنجہ سے جگنو کو وہیں چھوڑ

رہا وہ پنجۂ بُلبُل سے ہوکر
گیا خورسند ہوکر اپنے گھر پر

رہی بُلبُل توکل پر خدا کے
کئے شکوے نہ چرخ پُرجفا کے

خورش کے واسطے بُلبُل کسی جا
اوڑی ایسے پتہ اُس کا نہ پایا

میں دریائے تفکر میں تھا ڈوبا
کہ یارب آ گے اب لکھوں کیا

ندا ہاتف نے دی پھر ایکباری
لکھی کیا خوب تونے نظم ساری

غرض اس نظم سے یہ ہی میرے یار
ترحم کر خدا ہوگا مددگار

خدا کے سامنے ہی تجھکو جانا
ترحم کر ہر اک پر گرہی دانا

میری اس پند کو رکھے جو تو یاد
خدا کا فضل ہووے تو رہے شاد

ترحم چاہئے اے یار جانی
رہے تا نام تیرا جاودانی

مرسلہ

ایک صاحب از سونی پت

اشتہار

ہم کو ایک لایق مسیحی شخص واسطے کتب فروشی کے درکار ہے چاہئے کہ وہ دیندار ہو اور وعظ کرنا بھی جانتا ہو۔ اور کچھ انگریزی بھی جانتا ہو تاکہ وہ اپنے مفوضہ کام کا حساب وکتاب بخوبی دے سکے۔ اور چاہئے کہ وہ اپنی دینداری کا خوب نمونہ دکھلاوے تاکہ اُسکی سعی وکوشش سے کتابیں بہ نسبت سابق کے زیادہ بکیں ہم اُسکو مبلغ عـــہ روپیہ تنخواہ دینگے۔ اور نیز کتابیں جو فروخت ہونگی اُنکی فروخت کے مطابق فی روپیہ چار آنہ کمیشن بھی ملیگا۔ چاہئے کہ اُمیدوار اپنے نیک چال چلن کا بسقفا خط اُسی مقام کے پادری صاحب سے لیوے اور اپنی درخواست معہ اپنی اسناد کے مفصلہ ذیل صاحب کے نام بھیجے +

المشتہر

پادری جوکس صاحب۔ چرچ مشن پشاور

مبشر انجیل

ارباب حاجتیم وزبانِ سوال نیست
درحضرتِ کریم تقاضا چہ حاجتست

کدھر ہیں ہمارے وعدہ کرنیوالے احباب۔ کہاں ہیں مبشر کے نام پر مرنے والے اصحاب۔ ذرا نقاب تو منہہ سے اُٹھاویں۔ ذرا ہم سے دوچار ہوں۔ کیا آپ کے وعدے حضرت زاکیطرح صرف لفظی تھے۔ یہہ بڑا عظیم الشان اور پاک کام۔ اور آپ ابھی سے ہمت ہار کر الگ ہو بیٹھے ہیں سنئے آخری التماس آخری التجا آخری منت سے

سر شمع ساں کٹائے پر دم نہ مارئے
منزل ہزار سخت ہو ہمت نہ ہارئے

کن کے سر پر آپ نے یہہ سارا بوجھ ڈالدیا ہے۔ ایک جوان ناتجربہ کار نالایق بے علم پر؟ ۔ دوسرے بزرگ عمر رسیدہ پر ہے۔ کیا وہ اس آخری عمر میں اسقدر بوجھ اُٹھانے کے قابل ہیں؟ ہوش کرو۔ ذرا خواب غفلت سے چونکو تو۔ اُٹھو چار و۔ تین نمبر مبشر کے شایع ہو چکے۔ اور آپکے واسطے ہنوز روز اول ہے۔ نور افشاں کی اسی خوشخبری پر ہی تصدق نہ ہو جائے۔ کہ مسیحیوں کو بھی مبشر مُفت ملیگا۔ بڑی شرم کی بات ہے کہ صاحب ثروت بھی مُفت خوروں میں شامل ہوں نادار وں غریبوں کے واسطے مُفت ہے۔ باہمت مسیحیوں سے قیمت تو نہیں مانگتے۔ صرف خیرات ہدیہ۔ امداد۔ اپنے وعدے یاد کیجئے۔ اور کچھ دیجئے۔ للہ کچھ بھیجدیجئے +

اور اے نامہ نگاران وعہدہ داران مبشر!! اب ہو چکی نماز مصلّی اُٹھائے۔ اگر یہی حالت ہے۔ تو خیر صاحب آپ جانیں۔ آپکے وعدے آپکی تحریریں آنکھوں کے سامنے ہیں ہم بھی سمجھ چھوڑینگے کہ ہاتھی کے دانت تھے +

اگر آپ سب صاحبان کو مبشر انجیل کی خدمت منظور نہیں اور پھر کہ مبشر کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ تو صاف فرماے تاکہ اسکو ختم کیا جائے۔ بیفائدہ کاہیکو آپکو دق کریں اور ناحق آپکی سمع خراشی کریں +

اس معاملہ میں میری یہہ آخری تحریر ہے۔ نام للہ درم اور کلام۔ روپیہ اور مضامین سے امداد فرماویں +

توفیق جو ہو بھیجئے اللہ کیواسطے

یکم جنوری ۱۸۹۰ء نارووال

راقم صلیب کا خادم
غریب واعظ

جواب

۲۶ دسمبر سنہ گذشتہ کے پرچہ نور افشاں میں کسی مستفسر صاحب نے پوچھا ہے کہ توحید ماننے والوں کی نجات ہوگی یا نہیں؟ مستفسر صاحب ذرا مہربانی سے توحید ماننے کی تشریح کریں۔ توحید ماننا آپ کسکو کہتے ہیں؟ توحید سے آپ نے مراد کیا رکھی ہے۔ جبتک اِن باتوں کا مُفصل بیان نہ ہو سوال نامعقول سمجھا جائیگا۔ اگر بیان کردیں تو خاکسار جواب کیواسطے حاضر ہے +

غریب واعظ

لودیانہ

ہم گذشتہ نمبر میں آریہ سماج لودیانہ کی اینورسری کے جلسہ کا ذکر لکھ چکے ہیں جسکے مقابلہ میں ۱۳ دسمبر اور یکم جنوری کو سناتن دھرم کا بھی جلسہ بعد اشاعت اشتہار بڑی دھوم دھام سے شارلٹ ہسپتال کے قریب ایک مندر میں منعقد ہوا۔ ہم بھی کچھ سُننے اور دھرم سبھا کی کاروائی دیکھنے کے اشتیاق میں افتاں خیزاں پہنچ گئے۔ قریب تین سو آدمیوں کا مجمع فراہم تھا جسکو ہمارے ہمعصر سول اند ملٹری گزٹ نے ....۲ہم۔ آدمیوں کی مجلس غلطی سے لکھا ہے۔ دو پنڈتوں نے یکے بعد دیگرے کچھ بیان دھرم اور غیر تبدیلی برن کا کیا۔ مگر کچھ دلچسپ بیان نہ تھا۔ وہی پرانے دقیانوسی خیالات برہمنانہ کا اظہار تھا۔ مگر ایک بات البتہ لایق تعریف یہہ تھی کہ جو کچھ ذکر وہ لوگ کرتے اپنے ہی مذہب کی نسبت کرتے تھے۔ دیانندیوں کے نامناسب طریقہ پر غیر مذاہب کی نسبت زبان بعن طعن دراز کرنا اور واہیات لن ترانیاں اُن کے بیانات میں مُطلق نہ تھیں۔ ہم تو اِن دو پنڈتوں کا ہی لکچر سُنکر چلدیئے۔ مگر ہمارے ایک معزز عیسائی دوست آخیر جلسہ تک وہیں جمے رہے اور تمام کاروائی جلسہ کو بغور دیکھکر اور جملہ واعظین سناتن دھرم کے بیان کو سُنکر سب لایق ذکر باتوں کو نوٹ بُک میں لکھ لائے۔ جسکا مفصل حال لکھکر اُنہوں نے ہمارے پاس برا و اندراج اخبار بھیجا ہے جسکو ہم آئندہ نمبر میں بشرط گنجایش میدان اخبار ہدیہ ناظرین کرینگے +